غیبت کی تباہ کاریاں قسط نمبر 5

معاف فرمایئے
ثواب کمایئے

کُل صفحات 18

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ’’غیبت کی تباہ کاریاں‘‘ کے صفحہ 108 تا 125 سے لیا گیا ہے۔

معاف فرمایئے ثواب کمایئے

یااللہ پاک! جو کوئی رسالہ ’’مُعاف فرمایئے ثواب کمایئے‘‘ کے 18 صفحات پڑھ یا سن لے اُس کے تمام چھوٹے بڑے گناہ مُعاف فرمادے۔ اٰمین بجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

درود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: بے شک بروزِ قِیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حقیقی مُفلس

پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے اِستِفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مُفْلِس کون ہے؟ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ہم میں مُفْلِس (یعنی غریب مسکین) وہ ہے جس کے پاس نہ دِرہم ہوں اور نہ ہی کوئی مال۔ تو فرمایا: میری اُمّت میں مُفْلِس وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے فُلاں کو گالی دی ہوگی، فُلاں پر تُہمت لگائی ہوگی، فُلاں کا مال کھایا ہوگا، فُلاں کا خون بہایا ہوگا اور فُلاں کو مارا ہوگا۔ پس اس کی نیکیوں میں سے ان سب کو ان کا حصّہ دے دیا جائے گا۔ اگر اس کے ذِمّے آنے والے حُقُوق کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں خَتْم ہوگئیں تو لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اسے جہنَّم میں پھینک دیا جائے گا۔ (صَحیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱)

آہ! قِیامت کے روز کیا ہوگا!!

اے عاشِقانِ رسول! ڈرجاؤ! لرز اٹھو! حقیقت میں **مُفلِس** وہ ہے جو نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وصَدَقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجُود قِیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! کبھی گالی دیکر، کبھی تہمت لگا کر بِلا اِجازتِ شَرعی ڈانٹ کر، بے عزّتی کر کے، ذلیل کر کے، مار پیٹ کر کے، عارِیَتاً (یعنی عارِضی طور پر) لی ہوئی چیزیں قَصْداً نہ لوٹا کر، قرض دبا کر اور دل دُکھا کر جن کو دنیا میں ناراض کردیا ہوگا وہ اُس کی ساری نیکیاں لیجائیں گے اور نیکیاں خَتْم ہوجانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اس پر ڈال کر واصِلِ جہنَّم کردیا جائے گا۔ لٰہذا اگر کسی کی **غیبت** کرلی ہے اور اس کو پتا چل گیا ہے یا کسی طرح کی بھی حق تلفی کی ہے تو توبہ کے ساتھ ساتھ دنیا ہی میں جس کی حق تلفی کی ہے اس سے بِغیر شرمائے مُعافی تلافی کر لینے میں عافِیَت ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ **فتاوٰی رضویہ** جلد 24 صَفْحَہ 463 پر فرماتے ہیں: یہاں (دنیا میں) مُعاف کرالینا سَہْل (یعنی آسان) ہے، قِیامت کے دن اس کی اُمّید مشکِل کہ وہاں ہر شخص اپنے اپنے حال میں گرفتار، نیکیوں کا طلبگار (اور) بُرائیوں سے بیزار ہوگا۔ پَرائی نیکیاں اپنے ہاتھ آتے اپنی بُرائیاں اُس (یعنی دوسرے) کے سر جاتے کسے بُری معلوم ہوتی ہیں! یہاں تک کہ **حدیث** میں آیا ہے کہ ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دَین (حُقُوق کا مطالبہ) آتا ہوگا اُسے روزِ قِیامت پیٹیں گے کہ ہمارا دَین (حق) دے! وہ کہے گا: میں تمہارا بچّہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ (یعنی والِدین) تمنّا کرینگے کاش! اور زیادہ (حق) ہوتا (تاکہ بیٹے سے نیکیاں لیکر یا اپنے گناہ اُس کے سر ڈال کر اپنی خَلاصی کروائیں)۔ **طَبَرانی** میں ابنِ مسعود رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم سے سنا کہ آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم فرما رہے تھے کہ والِدَین کا بیٹے پر دَین ہوگا قِیامت کے روز والِدَین بیٹے پر لپکیں گے تو بیٹا کہے گا: میں تمہارا بیٹا ہوں تو والِدَین کو حق دلایا جائے گا اور وہ تمنّا کرینگے کاش! ہمارا حق اور زائِد ہوتا۔[1] جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے اُمّید خام خیال (یعنی فُضُول خیال)، ہاں **کریم و رحیم مالک و مولیٰ** جلَّ جلالُہٗ وَ تبارَکَ وَ تعالیٰ جس پر رَحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بَہا قُصورِ جنّت (یعنی جنّت کے عالی شان مَحلّات) مُعاوَضے میں عطا فرما کر عَفْوِ حق (یعنی حق مُعاف کرنے) پر راضی کردے گا۔ ایک کرشمۂ کرم میں

مدینہ

[1] اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج ١٠ ص ٢١٩ حدیث ١٠٥٢٦

دونوں کا بھلا ہوگا! نہ اِس کی حَسَنات (یعنی نیکیاں) اُسے دی گئیں نہ اُس کی سَیِّئات (یعنی بدیاں) اِس کے سر رکھی گئیں نہ اُس کا حق ضائع ہونے پایا بلکہ حق سے ہزاروں دَرَجے بہتر افضل پایا، رحمتِ حق کی بندہ نوازی (بھی خوب کہ) ظالم ناجی (یعنی نَجات پائے اور) مظلوم راضی (ہوجائے)، **فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضٰى**

(پس اللہ پاک ہی کیلئے ہے ایسی حمد وثنا جو بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت ہے جیسا کہ ہمارے رب کی پسند اور رِضا ہے)

یا الٰہی! جب پڑے محشر میں شورِ دارو گیر[1]
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش ص۱۳۲)

میں نے اپنی عزّت لوگوں پر صدقہ کی

اے عاشقانِ رسول! ''غیبت'' ایک ایسی آفت ہے کہ اِس سے بہُت ہی کم مسلمان محفوظ ہوں گے، ہمیں **غیبت** اور دیگر گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی بھرپور سعی کرنی چاہیئے۔ **غیبت** کا ایک سبب ذاتی بُغض وعداوت اور نفرت بھی ہے جس کا علاج عَفْو یعنی مُعاف کرنا ہے، اس کو یوں سمجھئے کہ آپ کی عزّت یا جان یا مال کو کسی نے نقصان پہنچایا ہو جس کی وجہ سے اُس کی نفرت آپ کے دل میں بیٹھ گئی ہو اور آپ ہر جگہ ہر موقع پر اُس کی **غیبت** کرتے پھرتے ہوں، یقیناً اس طرزِ عمل سے آپ کو مسلسل آخرت کا نقصان ہوتا رہے گا۔ تو عافیت اسی میں ہے کہ ناراضی باقی رکھنے کے بجائے مُعاف کرنے کی عادت بنائی جائے تاکہ رَنجشیں اور نااتّفاقیاں پروان ہی نہ چڑھ سکیں۔ **سُبْحٰنَ الله**! بلکہ بعض بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ وہ پیشگی ہی اپنے حُقُوق مُعاف کر دیا کرتے تھے۔ چُنانچہ اِس کی ترغیب دلاتے ہوئے **اللہ** پاک کے آخری رسول صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کثرت کے ساتھ یہ ارشاد فرماتے: کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ **اَبُوضَمْضَم** کی طرح ہو۔ انہوں نے عرض کی: **اَبُوضَمْضَم** کون ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلے لوگوں (یعنی پچھلی اُمّت) میں ایک شخص تھا، وہ صُبْح کے وَقْت یوں کہتا: **یا اللہ** پاک! میں نے آج کے دن اپنی عزّت کو اُس آدمی پر صَدَقہ کر دیا جو مجھ پر ظُلم کرے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۶۱ حدیث۸۰۸۲)

پیشگی مُعاف کرنے والے کی مغفرت ہوگئی

ایک مسلمان نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: **یا اللہ** پاک! میرے پاس مال نہیں کہ میں صَدَقہ کروں تو جو شخص میری **عزّت** کے درپے ہو تو یہ میری طرف سے اُس

[1] شورِ دارو گیر یعنی پکڑ دھکڑ کا شور

پر صَدَقہ ہے۔ **اللہ** پاک نے **نبی** صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم کی طرف وَحی بھیجی کہ میں نے اس شخص کو **بخش** دیا۔

(اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۲۱۹)

امامِ مظلوم کی اپنی عزّت کے مُتَعلِّق سخاوت

امامِ مظلوم حضرت سیِّدُنا امام زینُ العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ جب اپنے گھر سے نکلتے تو کہتے: اے **اللہ** پاک! میں آج **صَدَقہ** کروں گا اور وہ یہ کہ آج جو میری **غیبت** کرے اُس کو میں نے اپنی **عزّت** دے دی۔ (حیاۃ الحیوانِ الکُبریٰ ج۱ ص۲۰۲)

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! شہزادۂ عالی وقار سیِّدُنا امام زینُ العابِدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کے ارشادِ گرامی کے معنٰی یہ ہیں کہ آج کے روز میری **غیبت** کرنے والے سے دُنیا وآخرت میں بدلہ نہیں لوں گا۔ اس سے مُراد ہرگز یہ نہیں کہ **غیبت** کرنا جائز ہو گیا۔ **غیبت** بدستور گناہ ہی رہے گی اور اس کی توبہ بھی واجِب ہو گی۔ نیز کوئی یہ نہ سمجھے کہ جس نے نفرت وعداوت اور بُغض وکینے سے بچنے کے لئے پیشگی حُقُوق معاف کر دیے ہوں تو اُس کے حُقُوق تلَف کرنا جائز ہو جاتا ہے! یاد رہے کہ پیشگی مُعافی بِلاشُبہ ایک مُستَحسَن (یعنی پسندیدہ) عمل ہے لیکن اس کے باوُجود صاحِبِ مُعامَلہ یعنی جو کہ اپنے حُقُوق پیشگی معاف کر چکا ہے اس کو حق تلَف ہونے پر مُطالَبے کا حق باقی رہتا ہے۔ ہاں جو حُقُوق زمانۂ سابِقہ (یعنی گزرے ہوئے دنوں) میں تلَف کئے جا چکے ہوں اُس کو مُعاف کر دیں گے تو حقُ العِباد (یعنی بندے کے حقوق) معاف ہو جائیں گے البتّہ اب بھی **حُقُوقُ اللہ** (یعنی **اللہ** پاک کے حقوق) ذمّے باقی رہیں گے اور ان کیلئے توبہ ضَروری ہو گی بہر حال ہمیں چاہئے کہ عَفْو و دَرگزر کو اختِیار کریں اور نہ صرف پیشگی مُعافی کا ذہن بنائیں بلکہ اب تک جن لوگوں نے ہمارے حُقُوق تلَف کئے انہیں بھی رِضائے الٰہی کیلئے مُعاف کر دیں۔ مُعاف کرنے کے فضائل کی بھی کیا بات ہے اِس ضِمن میں دو رِوایات مُلاحَظہ ہوں چُنانچہ

(۱) مُعاف کرنے کی عظیمُ الشّان فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''قِیامت کے روز اعلان کیا جائے گا جس کا اَجر **اللہ** پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ وہ منادی (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: **''ان لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔''** تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔'' (معجم اوسط ج۱ ص۵٤۲ حدیث۱۹۹۸ مختصراً)

(2) جنّت پانے کے تین نُسخے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ پاک (قِیامت کے دن) اُس کا حساب بَہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو (اپنی رَحمت سے) جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: ﴿۱﴾ جو تم سے قَطْعِ تعلُّق کرے (یعنی تعلّق توڑے) تم اُس سے مِلاپ کرو ﴿۲﴾ جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور ﴿۳﴾ جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کو مُعاف کر دو۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۱ ص ۲٦۳ حدیث ۹۰۹)

حضرتِ مولٰینا رُوم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں:؎

تو برائے وَصل کردَن آمدی　　نے برائے فَصل کردَن آمدی

(یعنی تو جوڑ پیدا کرنے کیلئے آیا ہے توڑ پیدا کرنے کیلئے نہیں آیا)　　(مثنوی ج اوّل دفتر دوم ص ۱۷۳)

مَدَنی وصیّتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے رِضائے الٰہی پانے کی نیّت سے اپنے قرضداروں کو پچھلے قرضوں، مال چرانے والوں کو چوریوں، ہر ایک کو غیبتوں، تُہمتوں، تذلیلوں، ضربوں سمیت تمام جانی مالی حُقُوق مُعاف کئے اور آئندہ کیلئے بھی تمام تر حُقُوق پیشگی ہی مُعاف کر دیئے ہیں چُنانچِہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے ''مَدَنی وَصیّت نامہ'' (16 صَفْحات) صَفْحہ 9 پر عزّت وآبرو اور جان کے مُتَعَلِّق ہے: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ پاک کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی انتِقام نہ لے۔ بِالْفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حُقُوق مُعاف ہیں۔ وُرَثا سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں (اور مُقدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت کے صدقے مَحشر میں خُصُوصی کرم ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ (اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ''ہڑتال'' اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے۔ نیز دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو۔ تو بندوں کی ایسی حق

تلفیوں کو کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔)

ضَروری وضاحت: قتلِ مسلم میں شَرعاً تین حُقُوق ہیں: (۱) حقُّ اللہ (۲) حقِّ مقتول (۳) حقِّ وُرَثا۔ مقتول نے اگر زندگی میں پیشگی مُعاف کر دیا ہو تو یہ صِرف اُسی کی طرف سے وعدہ ہے حقیقتاً مُعاف نہیں ہوگا، **حقُّ اللہ** سے خلاصی کیلئے سچّی توبہ کرے، **حقِّ وُرَثا** کا تعلُّق صِرف وارِثوں سے ہے وہ چاہیں تو مُعاف کریں، چاہیں تو قِصاص لیں۔ اگر دنیا میں مُعافی یا قِصاص کی ترکیب نہ بنی تو **قِیامت** کے روز وُرَثا اپنے حق کا مُطالَبہ کر سکتے ہیں۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے (حدائقِ بخشش ص۱۷۱)

مدنی الیاس قادری کو مُعاف کیا!

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دَست بَستہ عاجِزانہ عرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ میں سے کسی کی **غیبت** کی ہو، **تُہمت** دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے **دل آزاری** کی ہو مجھے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حقُّ الْعبد جو تصوُّر کیا جا سکتا ہے فرض کیجئے کہ وہ میں نے آپ کا تَلَف کر دیا ہے وہ بھی اور چھوٹے سے چھوٹا حق جو ضائع کیا ہو اُسے بھی مُعاف کر دیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر **مَدَنی اِلتجا** ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: "میں نے **اللہ** پاک کیلئے محمد الیاس عطّار قادِری رضوی کو مُعاف کیا۔"

قرض خواہوں سے مدنی التجا

جس کا مجھ پر قرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عارِیتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے کسی بھی رُکن سے رُجوع کرے، اگر وُصول کرنا نہیں چاہتا تو **اللہ** پاک کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخرت کا حقدار

بنے۔ جولوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔ یاالٰہی ؎

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم
دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا (ذوقِ نعت ص۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دل کا درد دور ہوگیا

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیَت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیشِ خدمت ہے چُنانچِہ **زم زم نگر**، (حیدرآباد بابُ الاسلام سندھ) کے ایک علاقے ''پکّا قلعہ'' کے ایک اسلامی بھائی کو اچانک **دل میں دَرْد** ہوا۔ جب دواؤں سے فائدہ نہ ہوا تو انہوں نے بابُ الْمدینہ کراچی آکر جِناح اَسپتال میں دل کا آپریشن کروایا۔ مگر تکلیف خَتْم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی، درد کی بے شمار دوائیں استعمال کیں، لیکن فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار ایک اسلامی بھائی کی **اِنفرادی کوشِش** کے نتیجے میں **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافلے** میں سُنّتوں بھرے سفر پر روانہ ہو گئے۔ **مَدَنی قافلے** میں کسی قسم کی دوا استِعمال کی نہ پرہیزی کی صورت بنی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اس **مَدَنی قافلے** میں سفر کی بَرَکت سے **اللہ** پاک نے ان کا دَرْد دُور فرمادیا۔

دل میں گر دَرد ہو ڈر سے رُخ زَرد ہو　　پاؤ گے فرحتیں قافلے میں چلو

آپریشن ٹلیں اور شِفائیں ملیں　　کر کے ہمّت چلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دل کا باطنی مرض باعثِ ہلاکت ہے

اے عاشِقانِ رسول! دیکھا آپ نے! **مَدَنی قافِلے** کی بھی کیسی کیسی بَرکتیں ہیں! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے دل کا ظاہری درد دُور ہو گیا باطنی امراض والوں کے **اِنْ شَآءَاللہ** دل کا باطِنی مرض بھی **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے دُور ہو گا۔ **خدا کی قسم!** ظاہری درد کے مُقابلے میں دل کا باطِنی مرض کروڑوں درجے خطرناک ہے۔ بلکہ دونوں میں مُماثلت کی کوئی صورت ہی نہیں۔ دل کا ظاہری درد **صَبْر** کرنے والے کیلئے سببِ دُخولِ **جنّت** ہے جبکہ دل کا باطِنی مرض دنیا و آخرت میں باعثِ ہلاکت ہے۔ باطِنی مرض کو اِس روایت سے سمجھنے کی کوشش فرمایئے چُنانچِہ

دل کا سیاہ نُقطہ

عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مکتبۃُ الْمدینہ کی کتاب، **''فیضانِ سُنَّت''** جلد اوّل (1548 صَفْحات) صَفْحہ 920 تا 921 پر ہے: حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے: جب کوئی انسان گُناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نُقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گُناہ کرتا ہے تو دُوسرا سِیاہ نُقطہ بنتا ہے یہاں تک کہ اُس کا دِل سِیاہ ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً بھلائی کی بات اُس کے دِل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ **(تفسیر دُرِّ مَنثور ج٨ ص٤٤٦)**

نصیحت کا اثر نہ ہونے کی وجہ

اب ظاہِر ہے کہ جس کا دِل ہی زنگ آلود اور سیاہ ہو چُکا ہو اُس پر بھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اثر کرے گی! ایسے انسان کا گُناہوں سے باز و بیزار رہنا **نہایت** ہی دُشوار ہو جاتا ہے، اُس کا دِل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا، اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو

www.dawateislami.net

بسا اَوقات اُس کا جی اِسی سِیاہی کے سَبَب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سنّتوں بھرے مَدَنی ماحَول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نَفس اُسے لمبی اُمّیدیں دِلاتا، غَفلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بدنصیب سنّتوں بھرے مَدَنی ماحَول سے دُور جا پڑتا ہے۔

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی　　مِرا حَشر میں ہوگا کیا یاالٰہی
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ　　گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی　　(وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۰۵)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ!　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

زبان کا غلط استعمال قبر میں پھنسا سکتا ہے

اے عاشِقانِ رسول! **اللہ** پاک کی خُفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے کوئی نہیں جانتا وہ چاہے تو صغیرہ گناہ پر پکڑ فرمالے اور چاہے تو ڈھیروں گناہ بھی مُعاف فرما دے اور چاہے تو کسی ایک اچھے عمل کے سبب اپنے دامنِ رَحمت میں لے لے چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر شبلی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی **اللہ** پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سَخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، **مُنکر نکیر** کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: **"دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری استِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سَزا دی جا رہی ہے۔"** اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعطَّر مُعطَّر تھے وہ میرے اور

عذاب کے درمیان حائل ہوگئے۔ اور انہوں نے مجھے **مُنکَر نکیر** کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: **اللہ** پاک آپ پر رَحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: ’’ **تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وَقْت تیری امداد پر مامور کیا گیا ہے۔** (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ٢٦٠)

آپ کا نام نامی اے صلِّ علٰی
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

قبر میں آقا کیوں نہیں آسکتے!

سُبْحٰنَ اللہ! کثرتِ دُرُود شریف کی بَرَکت سے **مدد** کرنے کیلئے **قَبر** میں جب فِرِشتہ آسکتا ہے تو تمام فِرِشتوں کے بھی آقا، مکّی مَدَنی **مصطَفٰے** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کرم کیوں نہیں فرما سکتے! کسی نے بِالکل بجا تو فریاد کی ہے ؎

میں گور اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا　　اِمداد مِری کرنے آجانا مِرے آقا
روشن مِری تُربت کو لِلّٰہ شہا کرنا　　جب نَزع کا وقت آئے دیدار عطا کرنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پُل صراط پر روک دیا جائے گا!

سرکارِ دو جہان، مدینے کے سلطان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: جو شخص مُسلمان پر کوئی بات کہے اس سے مقصود **عیب** لگانا ہو، **اللہ** پاک اُس کو پُل صِراط پر روکے گا جب تک اس چیز سے نہ نکلے جو اس نے کہی۔

(سُنَنِ ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٥٤ حدیث ٤٨٨٣)

پُل صراط سے گُزرنے والوں کے مختلف انداز

اے عاشِقانِ رسول! دیکھا آپ نے! کسی پر عیب لگانا کتنی خطرناک بات ہے! تلوار کی دھار سے تیز بال سے باریک جہنَّم پر بنے ہوئے پُل صراط پر روک دیا جانا، خدا کی قسم! بہت بڑی سَزا ہے۔ پُل صراط کے مُتَعلِّق ایک حدیثِ پاک مُلاحظہ ہو چُنانچِہ اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے مَروی ہے، میرے سَرتاج، صاحِبِ معراج، محبوبِ ربِّ بے نیاز صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جہنّم پر ایک پُل ہے جو بال سے زِیادہ باریک اور تلوار سے تیز تر ہے، اس پر لوہے کے آنکڑے (یعنی ہُک) اور کانٹے ہیں جو کہ اُسے پکڑیں گے جسے اللہ پاک چاہے گا۔ لوگ اُس پر گزریں گے، بعض پلک جھپکنے کی طرح، بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض بہترین اور اچھّے گھوڑوں اور اُونٹوں کی طرح (گزریں گے) اور فِرِشتے کہتے ہوں گے: ''رَبِّ سَلِّمْ، رَبِّ سَلِّمْ'' اے پَرْوَرْدَگار سلامتی سے گزار، اے پَرْوَرْدَگار سلامتی سے گزار۔ بعض مسلمان نَجات پائیں گے، بعض زخمی ہوں گے، بعض اَوندھے ہوں گے، بعض مُنہ کے بل جہنَّم میں گر پڑیں گے۔ (مُسندِ اِمام احمد ج۹ ص۴۱۵ حدیث۲۴۸۴۷) تفصیلی معلومات کیلئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ الْمدینہ کے رسالے، ''پُل صراط کی دہشت'' (36 صَفْحات) کا ضَرور مُطالَعہ فرمائیے بلکہ اپنے عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے تقسیم فرمائیے۔

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط — آفتابِ ہاشمی نورُ الْھُدیٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے — ربِّ سلِّم کہنے والے غمزُدا[1] کا ساتھ ہو
یاالٰہی! نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش ص۱۳۳)

مــــــــدینہ

[1] غمزُدا یعنی دوسروں کا غم دُور کرنے والا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کسی کی تکلیف دیکھ کر خوش نہ ہوں

اللہ پاک کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اپنے بھائی کی **شَماتت** نہ کر (یعنی اس کی مصیبت پر اظہارِ مَسرّت نہ کر) کہ **اللہ** پاک اس پر رَحم کرے گا اور تجھے اس میں مُبتَلا کر دے گا۔

(سُنَنِ تِرمِذی ج ٤ ص ٢٢٧ حدیث ٢٥١٤)

کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کی مثالیں

اے عاشِقانِ رسول! شَماتَت یعنی مسلمان کی تکلیف پر خوشی کے اِظہار سے پرہیز کیجئے۔ اگر کسی مسلمان کی مصیبت پر دل میں خود بخود خوشی پیدا ہوئی تو اِس کا قُصور نہیں تاہم اِس خوشی کو دل سے نکالنے کی بھرپور سَعی کرے اگر خوشی کا اظہار کرے گا تو **شَماتَت** کا مُرتکب ہوگا۔ آج کل **شَماتَت** کے نظّارے عام ہیں۔ ایک طالبِ عِلْم پڑھائی میں کمزور ہو جائے، امتحان میں ناکام ہو جائے تو بَعض اوقات دوسرا طالبِ عِلْم خوش ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کسی بڑے نعت خوان کی آواز بیٹھ جائے تو کبھی چھوٹا نعت خوان راضی ہوتا ہے، یوں ہی قُرّاء (یعنی قاری صاحبان) مُبلِّغین، مقرِّرین، کاریگروں، دکانداروں، کارخانے داروں وغیرہ وغیرہ کے دل میں آج کل اکثر ایک دوسرے کے خلاف ''شَماتَت'' کا مذموم جذبہ داخِل ہو جاتا ہے۔ اگر آپس میں ناراضی ہو جائے پھر تو **شَماتَت** کی آفت بآسانی فَرِیقَین کے دلوں میں داخِل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد ذِہن یہ بن جاتا ہے مَثَلاً جس سے ناراضی ہوتی ہے اگر وہ یا اس کا بچّہ بیمار ہو جائے، اُس کے یہاں ڈاکہ پڑ جائے، مال چوری ہو جائے، کاروبار ٹھپ ہو جائے، گھر ڈَھے (یعنی گر) پڑے، حادِثہ ہو جائے، مُقدَّمہ قائم ہو جائے، پولیس گرفتار کر لے، گاڑی کا

نقصان یا چالان ہو جائے، **اَلْغَرَض** کسی قسم کی بھی مصیبت آئے اِس پر بعض لوگ خوشی کا اِظہار کر کے **شَماتَت** کی آفت میں جا پڑتے ہیں بلکہ بعض جو کہ ضَرورت سے زیادہ باتونی اور بے عمل ہونے کے باوُجود اپنے آپ کو "پُہنچا ہوا" سمجھ بیٹھتے ہیں وہ تو یہاں تک بول پڑتے ہیں کہ دیکھا! ہم کو ستایا تو اُس کے ساتھ "ایسا" ہو گیا! گویا وہ چھپی باتوں اور سَر بَستہ (یعنی خفیہ) رازوں کے جاننے والے ہیں اور آں بدولت (یعنی اِن) کو اپنے مخالف پر آنے والی مصیبت کے اسباب معلوم ہو جاتے ہیں، ایسے لوگوں کو ڈر جانا چاہئے کہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **اِحْیاءُ الْعُلوم** جلد اوّل صَفْحہ 171 پر فرماتے ہیں: **کہا گیا ہے کہ کچھ گناہ ایسے ہیں جن کی سزا "بُرا خاتمہ" ہے ہم اس سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں۔ یہ گناہ "ولایت اور کرامت کا جھوٹا دعویٰ کرنا ہے۔"**

مدنی! گناہ کی عادتیں، نہیں جاتیں، آپ ہی کچھ کریں
میں نے کوششیں کیں بہُت مگر، مری حالت آہ! بُری رہی (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۳۹۵)

تین کام نہیں کرسکتے تو یوں کرلو

ایک دانا کا قول ہے کہ اگر تین کام کرنے سے عاجز ہو تو پھر تین کام یوں کر لو (۱) اگر بھلائی نہیں کر سکتے تو برائی سے بھی رُک جاؤ (۲) اگر لوگوں کو نَفْع نہیں دے سکتے تو تکلیف بھی مت دو (۳) اگر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتے تو (غیبت کر کے) لوگوں کا گوشت بھی مت کھاؤ۔ **(تَنبِیهُ الْغافِلِین ص۸۹)**

مسلمان کی عزت بزرگوں کی نظر میں

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "ہم نے اَسْلاف (یعنی گزشتہ بُزُرگوں) کو دیکھا کہ وہ حضرات لوگوں کی بے عزّتی کرنے سے بچنے کو نَماز روزے سے بڑھ کر عبادت تصوُّر کیا کرتے تھے۔

(ذَمُّ الْغِيبَة لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص۹٤ رقم۵۵)

دُنیا جہان کی دولت ایک طرف اور غیبت ایک طرف

حضرتِ سیِّدُنا وَہب مکّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا کی آفرینش (یعنی پیدائش) سے لیکر فَنا ہونے تک کی تمام دُنیوی نعمتیں بھی بِالْفَرض میرے پاس ہوں اور میں انہیں راہِ خدا میں لٹادوں تب بھی اتنے بڑے عظیم ثواب کے کام کے مقابلے میں بہتر یہ سمجھتا ہوں کہ **غیبت** چھوڑ دوں۔ اِسی طرح دنیا اور اس کی تمام نعمتوں کو **اللہ** پاک کی راہ میں لٹانے سے بہتر سمجھتا ہوں کہ **اللہ** پاک کی حرام کردہ اَشیاء کی جانب میری نظر نہ اُٹھے۔ اس کے بعد پارہ 26 **سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت** کی آیت نمبر 12 کا یہ حصّہ تلاوت کیا:

لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

(پ ٢٦، الحُجرات: ١٢)

اور پارہ 18 **سُوْرَۃُ النُّوْر** کی آیت نمبر 30 کا یہ حصّہ تلاوت کیا:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان مَردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

(تَنبِیهُ الغافِلین ص٨٩)

اے عاشِقانِ اَولیا! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ علیہم **غیبت** وغیرہ گناہوں سے کس قدر نفرت کرتے تھے، وہ حضرات جانتے تھے کہ **اللہ** کریم کی ناراضی سے بڑھ کر کوئی نقصان مُتَصَوَّر ہی نہیں، اگر کسی ایک گُناہ پر ہی آخرت میں پکڑ ہوگئی تو خدا کی قسم! سخت رُسوائی کا سامنا ہوگا اور اگر زندگی میں ایک ہی بار **غیبت** کی اور مُغْتاب (یعنی جس کی غیبت کی گئی اس) کو معلوم ہوگیا اور اس سے مُعاف کروانا رہ گیا اور اُس پر بروزِ قیامت گرفت کرلی گئی تو نہ جانے کیا بنے گا! آہ! حُقُوقُ الْعِباد کا مُعامَلہ بہُت سخت ہے۔

ہرنیا کے درد کا خاتمہ!

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نَمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے، ذِکْرُ اللہ کی کثرت کا جذبہ بڑھانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، سنّتوں کی تربیّت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے مدنی انعامات کا رِسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ **اِنْ شَآءَ اللہ** اِس سے دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی اور ربِّ کریم نے چاہا تو بیماریوں سے بھی شفائیں ملیں گی۔ اِس ضِمن میں ایک **مَدَنی بہار** مُلاحَظہ فرمائیے۔ چُنانچِہ بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا **ہرنیا کا آپریشن** ہوا تھا لیکن 12 ماہ گزر جانے کے باوُجُود تکلیف بدستور باقی تھی، کئی ڈاکٹروں کو دکھایا اور مختلف قِسم کی دوائیں استِعمال کیں، مگر فائدہ نہ ہوا۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی نے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی دعوت دی تو انہوں نے اپنی تکلیف کا عُذر کیا، مگر اُس اسلامی بھائی نے ان پر کافی **اِنفرادی کوشش** کر کے انہیں **مَدَنی قافِلے** میں سفر کے لئے تیّار کر ہی لیا اور وہ عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** حاضِر ہو گئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** انہوں نے تین دن کے مَدَنی قافلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کی ان کا **ہرنیا کا وہ درد جو کسی دوا کو جواب نہیں دے رہا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلے کے دوران ہی خَتْم ہو گیا۔**

ہرنیا کا ہو درد اِس سے ہو رنگ زَرد ۔۔۔ مت ڈریں چل پڑیں قافلے میں چلو
رحمتیں لوٹنے برکتیں لوٹنے ۔۔۔ آیئے نا چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بیماری کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! ہرنیا کا دَرْد جو کسی دوا سے نہ جاتا تھا مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے چلا گیا۔ دیکھئے شِفا مِنْجانبِ اللہ یعنی شِفا اللہ پاک کی طرف سے ملتی ہے، بِالْفرض کسی کا مَدَنی قافلے میں دَرْد نہ بھی جائے اور بیماری دور نہ بھی ہو تب بھی دِلبرداشتہ نہیں ہونا چاہیے، بیماری کے فضائل پر نظر رکھتے ہوئے اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔ چُنانچہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ الْمدینہ کی کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل (1250 صَفْحات) صَفْحہ 802 پر ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے بیماریوں کا ذِکر فرمایا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے، اس کی بیماری گناہوں سے کفّارہ ہو جاتی ہے اور آیندہ کے لیے نصیحت اور منافِق جب بیمار ہوا پھر اچّھا ہوا، اس کی مثال اُونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا! ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم)! بیماری کیا چیز ہے، میں تو کبھی بیمار نہ ہوا؟ فرمایا: ہمارے پاس سے اُٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج۳ ص۲۴۵ حدیث ۳۰۸۹)

میں اپنے خیرُ الْوریٰ کے صدقے، میں ان کی شانِ عطا کے صدقے

بھرا ہے عیبوں سے میرا دامن، حُضُور پھر بھی نِبھا رہے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ایک تِنکے نے جنّت سے روک دیا

عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مکتبۃُ الْمدینہ کے رسالے، **"ظُلم کا انجام"** صفحہ 11 تا 13 پر حضرتِ علّامہ عبدالْوہّاب شَعْرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب "تَنبِیْہُ الْمُغْتَرِّین" کے حوالے سے نَقْل کیا گیا ہے: **مشہور تابِعی بُزُرگ** حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اسرائیلی شخص نے اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کی، سَتَّر سال تک لگاتار اس طرح بندگی کرتا رہا کہ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگ کر عبادت کرتا، نہ کوئی عُمدہ غذا کھاتا نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا۔ اُس کے انتِقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **ما فَعلَ اللّٰہُ بِكَ** ؟ یعنی **اللہ** پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: "**اللہ** کریم نے میرا حساب لیا، پھر سارے گُناہ بخش دیئے **مگر ایک لکڑی** جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر **دانتوں میں خِلال** کرلیا تھا (اور یہ مُعامَلہ حُقُوقُ الْعِباد کا تھا) اور وہ مُعاف کروانا رہ گیا تھا اس کی وجہ سے میں اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔ (تَنبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن ص ۵۱)

گیہوں کا دانہ توڑنے کا اُخروی نقصان

اے عاشِقانِ رسول! ذرا غور تو کیجئے! ایک تِنکا جنّت میں داخلے سے مانع (یعنی رُکاوٹ) ہوگیا! اور اب معمولی لکڑی کے خِلال کی تو بات ہی کہاں ہے۔ بعض لوگ دوسروں کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ **اللہ** پاک ہدایت عنایت فرمائے، اٰمین۔ ایک اور عبرتناک حکایت ملاحَظہ فرمایئے جس میں صِرف ایک گیہوں کے دانے کے بِلا اجازت کھانے کے نہیں صِرف توڑ ڈالنے کے اُخروی نقصان کا تذکرہ ہے۔ چُنانچِہ منقول ہے کہ ایک شخص کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَا فَعلَ اللّٰہُ بِک** ؟ یعنی **اللہ** پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: **اللہ** پاک نے مجھے بخش دیا، لیکن حساب وکتاب ہوا یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھ گچھ ہوئی جس روز میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا جب اِفْطار کا وَقْت ہوا تو میں نے

گیہوں کی ایک بوری میں سے گیہوں کا ایک دانہ اُٹھالیا اور اس کو توڑ کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دم مجھے احساس ہوا کہ یہ دانہ میرا نہیں، چُنانچِہ میں نے اُسے جہاں سے اُٹھایا تھا فوراً اسی جگہ ڈال دیا۔ اور اس کا بھی حساب لیا گیا یہاں تک کہ اس پَرائے گیہوں کے توڑے جانے کے نقصان کے بَقدر میری نیکیاں مجھ سے لی گئیں۔

(مِرقاةُ المَفاتِیح ج ۸ ص ۸۱۱ تحتَ الحدیث ۵۰۸۳)

ہم ڈوبنے ہی کو تھے کہ آقا کی مدد نے گرداب سے کھینچا ہمیں طوفاں سے نکالا
لاکھوں ترے صدقے میں کہیں گے دمِ محشر زِنداں[1] سے نکالا ہمیں زِنداں سے نکالا (ذوقِ نعت ص ۴۰، ۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُاللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

[1] زِنداں: یعنی قید خانہ

اللہ

اللہ پاک کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ عبادت کی توفیق ملنا بھی عظیم نعمت ہے۔ الحمد للہ ہر نماز کے بعد یاد آنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی مجھے سعادت ملتی ہے۔

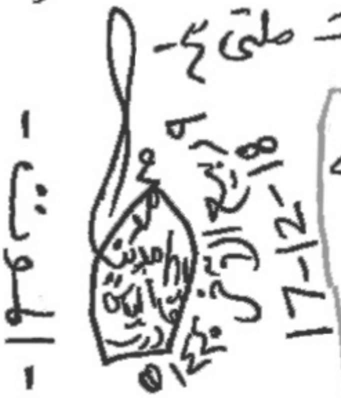

شکرِ نعمت کی نیّت سے "الحمد للہ" کہنا بھی "ادائے شکر" ہے۔

(مدنی پھول لکھنے کی سعادت ملی اس نعمت پر بھی بطورِ ادائے شکر کہتا ہوں: الحمد للہ)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دین کی تعلیم سیکھنے جانے والے کی فضیلت

حضرت ابوسعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ جو اپنے دین کی تعلیم میں صبح کو چلا، یا شام کو چلا وہ ”جنتی“ ہے۔

(کنز العمال، ۵/۶۱، الجزء ۱۰، حدیث: ۲۸۷۰۲)

978-969-722-022-9
01013038

DAWAT-E-ISLAMI
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net